سُوۡرَةُ الۡحَشۡرِ

مدینہ منورہ میں نازل ہوئی۔ تین رکوع اور چوبیس آیات ہیں

رکوع نمبر ۱ — آیات ۱ تا ۱۰ — قَدۡ سَمِعَ اللّٰهُ ۲۸/۴

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ
سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الۡاَرۡضِ‌ۚ
وَهُوَ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ ①
هُوَ الَّذِىۡۤ اَخۡرَجَ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا مِنۡ
اَهۡلِ الۡكِتٰبِ مِنۡ دِيَارِهِمۡ لِاَوَّلِ الۡحَشۡرِ‌ؔ
مَا ظَنَنۡتُمۡ اَنۡ يَّخۡرُجُوۡا‌ وَظَنُّوۡۤا اَنَّهُمۡ
مَّانِعَتُهُمۡ حُصُوۡنُهُمۡ مِّنَ اللّٰهِ فَاَتٰٮهُمُ اللّٰهُ
مِنۡ حَيۡثُ لَمۡ يَحۡتَسِبُوۡا‌ وَقَذَفَ فِىۡ
قُلُوۡبِهِمُ الرُّعۡبَ‌ يُخۡرِبُوۡنَ بُيُوۡتَهُمۡ
بِاَيۡدِيۡهِمۡ وَاَيۡدِى الۡمُؤۡمِنِيۡنَ‌ فَاعۡتَبِرُوۡا
يٰۤاُولِى الۡاَبۡصَارِ ②
وَلَوۡلَاۤ اَنۡ كَتَبَ اللّٰهُ عَلَيۡهِمُ الۡجَلَاۤءَ
لَعَذَّبَهُمۡ فِى الدُّنۡيَا‌ ؕ وَلَهُمۡ فِى الۡاٰخِرَةِ
عَذَابُ النَّارِ ③
ذٰلِكَ بِاَنَّهُمۡ شَآقُّوا اللّٰهَ وَرَسُوۡلَهٗ‌ۚ وَمَنۡ
يُّشَآقِّ اللّٰهَ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيۡدُ الۡعِقَابِ ④
مَا قَطَعۡتُمۡ مِّنۡ لِّيۡنَةٍ اَوۡ تَرَكۡتُمُوۡهَا قَآئِمَةً

وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم

شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے
جو چیزیں آسمانوں میں ہیں اور جو چیزیں زمین میں ہیں
(سب) خدا کی تسبیح کرتی ہیں اور وہ غالب حکمت والا ہے (۱)
وہی تو ہے جس نے کفار اہل کتاب کو حشر اول کے وقت
اُن کے گھروں سے نکال دیا۔ تمہارے خیال میں بھی نہ تھا کہ
وہ نکل جائیں گے اور وہ لوگ یہ سمجھے ہوئے تھے کہ اُن کے
قلعے اُن کو خدا (کے عذاب) سے بچالیں گے۔ مگر خدا نے اُن کو
وہاں سے آلیا جہاں سے اُن کو گمان بھی نہ تھا اور اُن کے
دلوں میں دہشت ڈال دی کہ اپنے گھروں کو خود اپنے ہاتھوں
اور مومنوں کے ہاتھوں سے اُجاڑنے لگے تو اے (بصیرت کی)
آنکھیں رکھنے والو عبرت پکڑو (۲)
اور اگر خدا نے اُن کے بارے میں جلاوطن کرنا نہ لکھ رکھا ہوتا
تو اُن کو دُنیا میں بھی عذاب دے دیتا۔ اور آخرت میں تو
اُن کے لئے آگ کا عذاب (تیار) ہے (۳)
یہ اس لئے کہ اُنہوں نے خدا اور اُس کے رسول کی مخالفت کی۔
اور جو شخص خدا کی مخالفت کرے تو خدا سخت عذاب دینے والا ہے (۴)
(مومنو) کھجور کے جو درخت تم نے کاٹ ڈالے یا اُن کو اپنی جڑوں

EXILE

Revealed at Al-Madinah

In the name of Allah, the Beneficent, the Merciful.

1. All that is in the heavens and all that is in the earth glorifieth Allah, and He is the Mighty, the Wise.

2. He it is Who hath caused those of the People of the Scripture[1] who disbelieved to go forth from their homes unto the first exile. Ye deemed not that they would go forth, while they deemed that their strongholds would protect them from Allah. But Allah reached them from a place whereof they recked not, and cast terror in their hearts so that they ruined their houses with their own hands and the hands of the believers. So learn a lesson, O ye who have eyes!

3. And if Allah had not decreed migration for them, He verily would have punished them in this world, and theirs in the Hereafter is the punishment of the Fire.

4. That is because they were opposed to Allah and His messenger; and whoso is opposed to Allah, (for him) verily Allah is stern in reprisal.

5. Whatsoever palm-trees

ye cut down or left standing on their roots, it was by Allah's leave, in order that He might confound the evil-livers.

6. And that which Allah gave as spoil unto His messenger from them, ye urged not any horse or riding-camel for the sake thereof, but Allah giveth His messenger lordship over whom He will. Allah is Able to do all things.

7. That which Allah giveth as spoil unto His messenger from the people of the townships, it is for Allah and His messenger and for the near of kin and the orphans and the needy and the wayfarer, that it become not a commodity between the rich among you. And whatsoever the messenger giveth you, take it. And whatsoever he forbiddeth, abstain (from it). And keep your duty to Allah. Lo! Allah is stern in reprisal.

8. And (it is) for the poor refugees who have been driven out from their homes and their belongings, who seek bounty from Allah and help Allah and His messenger. They are the loyal.

9. Those who entered the city and the faith before them love those who flee unto them for refuge, and find in their breasts no need for that which hath been given them, but prefer (the refugees) above themselves though poverty become their lot. And whoso is saved from his own avarice—such are they who are successful.

10. And those who came (into the faith) after them say: Our Lord! Forgive us and our brethren who were before us in the faith, and place not in our hearts any rancour toward those who believe. Our Lord! Thou art Full of Pity, Merciful.

پر کھڑا رہنے دیا سو خدا کے حکم سے تھا اور مقصود یہ تھا
کہ وہ نافرمانوں کو رسوا کرے ﴿۵﴾
اور جو مال خدا نے اپنے پیغمبر کو ان لوگوں سے (بغیر لڑائی بھڑائی
کے بغیر) دلوایا ہے اس میں تمہارا کچھ حق نہیں کیونکہ اس کے لئے تم
نے گھوڑے دوڑائے نہ اونٹ لیکن خدا اپنے پیغمبروں کو جن پر
چاہتا ہے مسلط کر دیتا ہے۔ اور خدا ہر چیز پر قادر ہے ﴿۶﴾
جو مال خدا نے اپنے پیغمبر کو دیہات والوں سے دلوایا ہے
وہ خدا کے اور پیغمبر کے اور (پیغمبر کے) قرابت والوں کے
اور یتیموں کے اور حاجتمندوں کے اور مسافروں کے لئے
ہے تاکہ جو لوگ تم میں دولتمند ہیں انہی کے ہاتھوں میں
نہ پھرتا رہے سو جو چیز تم کو پیغمبر دیں وہ لے لو اور جس سے
منع کریں (اس سے) باز رہو۔ اور خدا سے ڈرتے رہو بیشک
خدا سخت عذاب دینے والا ہے ﴿۷﴾
اور ان مفلسان تارک الوطن کے لئے بھی جو اپنے گھروں اور
مالوں سے خارج (اور جدا) کر دیئے گئے ہیں۔ (اور) خدا کے
فضل اور اس کی خوشنودی کے طلبگار اور خدا اور اس کے پیغمبر
کے مددگار ہیں۔ یہی لوگ سچے (ایماندار) ہیں ﴿۸﴾
اور (ان لوگوں کیلئے بھی) جو مہاجرین سے پہلے (ہجرت کے) گھر (یعنی مدینے)
میں مقیم اور ایمان میں (مستقل) رہے (اور) جو لوگ ہجرت کر کے ان کے پاس آتے
ہیں ان سے محبت کرتے ہیں اور جو کچھ ان کو ملا اس سے اپنے دل میں کچھ خواہش (اور خلش)
نہیں پاتے اور ان کو اپنی جانوں سے مقدم رکھتے ہیں خواہ ان کو خود احتیاج ہی ہو۔
اور جو شخص حرص نفس سے بچا لیا گیا تو ایسے ہی لوگ مراد پانے والے ہیں ﴿۹﴾
اور (ان کیلئے بھی) جو ان (مہاجرین) کے بعد آئے (اور) دعا کرتے
ہیں کہ اے پروردگار ہمارے اور ہمارے بھائیوں کے جو ہم سے پہلے ایمان لائے
ہیں گناہ معاف فرما اور مومنوں کی طرف سے ہمارے دل میں کینہ (و حسد) نہ پیدا
ہونے دے اے ہمارے پروردگار تو بڑا شفقت کرنے والا مہربان ہے ﴿۱۰﴾

عَلٰٓى اُصُوْلِهَا فَبِاِذْنِ اللّٰهِ وَلِيُخْزِيَ
الْفٰسِقِيْنَ ﴿٥﴾
وَمَآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْهُمْ فَمَآ
اَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَّلَا رِكَابٍ وَّ
لٰكِنَّ اللّٰهَ يُسَلِّطُ رُسُلَهٗ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ ؕ
وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿٦﴾
مَآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْ اَهْلِ الْقُرٰى
فَلِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى
وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۙ كَيْ لَا يَكُوْنَ
دُوْلَةً بَيْنَ الْاَغْنِيَآءِ مِنْكُمْ ؕ وَمَآ اٰتٰىكُمُ
الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۚ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ
فَانْتَهُوْا ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ
الْعِقَابِ ﴿٧﴾
لِلْفُقَرَآءِ الْمُهٰجِرِيْنَ الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا
مِنْ دِيَارِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا
مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا وَّيَنْصُرُوْنَ اللّٰهَ وَ
رَسُوْلَهٗ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ﴿٨﴾
وَالَّذِيْنَ تَبَوَّؤُ الدَّارَ وَالْاِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ
يُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُوْنَ
فِيْ صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً مِّمَّآ اُوْتُوْا وَيُؤْثِرُوْنَ
عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ؕ ﴿٩﴾
وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ
وَالَّذِيْنَ جَآءُوْ مِنْ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ
رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا
بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿١٠﴾

اسرار و معارف

یہُود کے قبیلہ بنو نضیر کے ساتھ مسلمانوں کا صلح کا معاہدہ تھا جب آپ ﷺ ایک کام سے اُن کے ہاں تشریف لے گئے تو انہوں نے قتل کی سازش کی جس کی اطلاع بذریعہ وحی ہو گئی۔ آپ ﷺ واپس تشریف لائے انہیں حکم دیا کہ تم نے معاہدے کی خلاف ورزی کی لہٰذا دس روز کے اندر گھر سے چلے جاؤ ورنہ تمہارے ساتھ جنگ ہو گی۔ منافقین نے انہیں مدد کا یقین دلایا وہ نہ گئے تو آپ ﷺ نے محاصرہ کر لیا چنانچہ جانے پر رضامند ہو گئے آپ ﷺ نے مال لے جانے کی اجازت دے دی صرف ہتھیار ضبط فرما لیے تو کواڑ تک اکھاڑ کر لے گئے کچھ خیبر میں اور کچھ شام وغیرہ کو چلے گئے۔ پھر خلافتِ حضرت عمرؓ میں سب کو شام کی طرف نکال دیا گیا۔ یہی دو جلاوطنیاں حشرِ اول اور حشرِ ثانی کہلاتی ہیں۔

اسلام زیادتی نہیں کرتا

بات اللہ کی پاکی سے شروع فرمائی کہ وہ کسی پر زیادتی نہیں کرتا اور رسول اللہ ﷺ اسی کے حکم کے مطابق سلوک فرماتے ہیں لہٰذا کسی بھی طرح اسلامی احکام کسی فرد یا قوم پر زیادتی نہیں کرتے کہ آسمانوں اور زمین کی ہر شے اللہ کی پاکیزگی اور تقدس پہ دال ہے اور اللہ غالب بھی ہے اور بہت بڑا حکمت والا بھی لہٰذا اسی نے ان لوگوں کو جو کتاب الٰہی پر ایمان نہ لائے مراد (بنو نضیر ہیں) ان کو گھروں سے جلاوطنی کے لیے نکالا۔ کہ انہوں نے بدعہدی کی منافقین بھی ان کے ساتھ مل گئے اور ان کی اپنی طاقت اور قلعے بھی بہت مضبوط تھے۔

رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم اللہ ہی کا حکم ہے

مگر جب رسول اللہ ﷺ نے انہیں مدینہ بدر ہونے کا حکم دیا تو اللہ نے اسے اپنا حکم بیان فرمایا نیز ایک لطیف بات ارشاد فرما دی کہ پہلی بار نکالے گئے گویا اشارہ ہے کہ بغاوت سے باز نہ آئیں گے اور دوبارہ بھی نکالے جائینگے چنانچہ عہدِ فاروقی میں شام کی طرف نکال دیئے گئے نیز انہیں اپنی طاقت کا بڑا گھمنڈ تھا یہاں تک مسلمان بھی یہ یقین رکھنے کے باوجود کہ جب آپ ﷺ نے فرما دیا تو ایسا ضرور ہو گا۔ ظاہری اسباب اُلٹا ان کے حق میں پاتے تھے اور وہ سمجھتے تھے کہ ان کے قلعے ان کی حفاظت کے لیے کافی ہیں انہیں کوئی نہیں توڑ سکتا اور یہ قلعے ہمیں اللہ کی

گرفت سے بچالیں گے مگر اللہ نے انہیں ایسی ذلت آمیز شکست سے دوچار کیا جس کا انہیں گمان بھی نہ تھا۔ مسلمانوں نے محاصرہ کرلیا تھا۔ منافقین دبک گئے اور یہود پر قلعوں کے اندر ایسی ہیبت طاری ہوگئی اور اللہ نے ان کے دلوں میں مسلمانوں کا ایسا رعب ڈال دیا کہ وہ جلاوطنی پر راضی ہو گئے آپ ﷺ نے اجازت دے دی کہ ایک اونٹ پر اپنا سامان اور مال و دولت لے جاسکتے ہو چنانچہ کچھ تو قلعے مسلمانوں کے ہاتھوں ٹوٹے اور انہیں نقصان پہنچا باقی وہ خود اپنے ہاتھوں توڑ رہے تھے کہ دروازے کھڑکیاں وغیرہ نکال کر لے جاسکیں۔ مسلمانوں کی پوری کوشش اور صلح کے معاہدوں کے باوجود سازشوں سے باز نہ آئے حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ کے قتل کی سازش کی مگر اس کے باوجود اِدھر اس قدر کرم تھا کہ مال سمیت جانے کی اجازت دی گئی۔

فتح کی شرط

ان واقعات میں سمجھدار لوگوں کے لیے بہت بڑی عبرت کی دلیل ہے کہ فتح نری وسائل کی محتاج نہیں بلکہ تائید باری سے ممکنہ وسائل کے ساتھ ہی نصیب ہو جاتی ہے بشرطیکہ مسلمان اتباعِ نبوی ﷺ میں میدان میں تو اُتریں۔

اگر اللہ نے ان کے لیے یہ بات مقدر نہ کردی ہوتی تو ان کا جُرم اتنا بڑا تھا کہ دنیا میں انہیں سخت ترین سزا دی جاتی اور آخرت میں تو ان کے لیے دوزخ کا عذاب ہے اس لیے کہ انہوں نے اللہ کی مخالفت کی کیونکہ اس کے رسُول ﷺ کی مخالفت کی اور جو کوئی اللہ کی مخالفت کرتا ہے تو پھر اس پہ اللہ کا بہت سخت عذاب آتا ہے۔

مقام فنا فی اللہ

اس محاصرے میں کچھ درخت بھی ان کے کاٹے گئے کچھ صحابہؓ نے نہ کاٹے کہ یہ تو چلے جائیں گے اور درخت مسلمانوں کے کام آئیں گے اللہ کریم نے دونوں کا کام اپنا کام قرار دیا کہ دونوں راہیں اللہ کی رضا کے لیے تھیں اور وہ لوگ فنا فی اللہ تھے چنانچہ فرمایا تم نے اگر کوئی کھجور کاٹی تو وہ میرے حکم سے تھی اور کوئی باقی رہنے دی تو وہ بھی میرا حکم تھا۔

اجتہاد

یہ اجتہاد تھا جس میں اختلاف رائے بہتری کے لیے تھا لہٰذا دونوں کو پسند فرمایا لہٰذا اجتہاد میں کسی رائے کو گناہ قرار نہیں دیا جاسکتا۔

مسئلہ

جنگ میں کفار کے درخت یا فصلیں وغیرہ برباد نہ کی جائیں گی اور نہ ان کے گھر جلائے یا منہدم کیے جائیں گے لیکن اگر جنگی نقطہ نظر سے یہ ضروری ہوا کہ اس کے بغیر فتح نہ ہو سکتی ہو تو یہ جائز ہوگا۔ کہ اس

سے کفار کی شوکت کو توڑا جائے۔

کہ یہاں بھی ارشاد ہوا ہے کہ یہ سب اس لیے کیا گیا کہ ان بدکاروں کو ذلیل کیا جائے اور یہ شکست سے دوچار ہوں

جہاں کفار بغیر جنگ کے مال یا گھر بار چھوڑ جائیں جیسے یہاں بنو نضیر نے جنگ کے بغیر جلاوطنی قبول کر لی

مالِ فئ

تو اس مال کو مالِ فئ کہا جائے گا فئ کا معنیٰ سایہ ڈھلنے کا ہے جیسے بعد دوپہر سایہ ڈھلتا ہے ایسے ہی جب کفار بغیر جنگ کے مال چھوڑ دیں تو وہ اللہ کی طرف جو اصل مالک ہے پلٹ گیا لہٰذا اللہ نے اسکی تقسیم کا طریق کار غنیمت سے الگ ارشاد فرمایا غنیمت کا مال قتال سے حاصل ہوتا ہے اور ایک حصہ بیت المال کو دے کر باقی چار حصے مجاہدین میں تقسیم کیے جاتے ہیں لیکن جو مال اللہ نے فئ کا اپنے رسول ﷺ کو عطا فرمایا جس پر کسی کو قتال نہیں کرنا پڑا بلکہ اللہ نے اپنے رسول ﷺ کو کفار پر غلبہ دے دیا کہ وہ ہر چیز پہ قادر ہے تو ان بستیوں کا حاصل شدہ مال جو بغیر جنگ کے کفار نے خالی کر دیں صرف اللہ کا مال ہے جو اس نے اپنے رسول ﷺ کو دیا اب وہ اس میں سے خود رکھیں قرابت داروں کو عطا کریں (کہ رسول اللہ ﷺ اور ان کے قرابت داروں پہ زکوٰۃ جائز نہ تھی) کہ یہ مال اللہ نے ان کے لیے حلال فرما دیا یا پھر یتیموں مساکین اور مسافروں کو بھی اس میں سے عطا کریں یہ سب ان کی مرضی پہ ہے۔

مسئلہ

مالِ فئ رسول اللہ ﷺ یا ان کے خلفاء یا مسلمان حکمران تقسیم کرنے کا حق بھی رکھتا ہے اور اگر قومی امور اور عامۃ المسلمین کے لیے روک لے اور بیت المال میں داخل کرے تو بھی درست ہے۔

یہ اس لیے کیا گیا ہے کہ مال صرف امراء کے درمیان ہی گردش نہ کرتا رہے۔

اسلام ارتکازِ دولت کے خلاف ہے

اسلام کے معاشی نظام نے دولت اس انداز سے تقسیم کی ہے کہ اللہ نے غریب اور امیر ہی کا نہیں مومن و کافر کا بھی حق متعین فرما دیا۔ انسانی ضروریات کے حصے ہیں ایک اصلی اور فطری جیسے سورج ہوا بارش ان کو اپنے دست قدرت میں رکھ کر ہر ایک تک پہنچاتا ہے دوسری چیز زمین کی پیداوار ہے اس میں پہاڑوں جنگلوں اور قدرتی چشموں کو وقفِ عام قرار دیا پھر ملکیتی زمین میں اول تو مزدور کسان کے بغیر کچھ حاصل نہیں کر سکتا اس کے بعد اس میں عُشر مساکین و فقراء کے لیے مقرر فرما دیا اور مال و زر جو تکمیل ضرورت کا سبب بنتا ہے اس میں ایک طرف تو حقِ ملکیت

کو ایسا تحفظ دیا کہ ناجائز طور پر لینے کے لیے کوئی بڑھے تو اسے کاٹ دیا جائے دوسری طرف وہ راستے بند کر دیئے کہ کچھ لوگ قابض ہو کر بیٹھ جائیں اور باقی محروم رہیں لہٰذا جوا، سود، سٹہ وغیرہ حرام قرار دے کر شراکت کا نظام دیا اور پھر جو کچھ نہ کر سکنے والے معذور ہوں ان کے لیے زکوٰۃ، عشر، صدقہ الفطر اور کفارات وغیرہ کی صورت میں تقسیم زر کا قاعدہ عطا فرمایا اور تیسرا ذریعہ حصولِ زر کا غنیمت یا فے تھا اس کے بھی قاعدے مقرر فرما دیئے اور سب سے بڑا قانون یہ عطا فرمایا کہ جو کچھ بھی رسول اللہ ﷺ عطا کر دیں لے لو اور جہاں سے روک دیں وہاں سے رُک جاؤ۔

رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم قرآن کے حکم کی طرح واجب التعمیل ہے

یہ سب سے بڑا اور سنہری اصول ہے جو تمام اختلافات کو ختم کر دیتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ جو حکم دیں وہی اللہ کا حکم ہے اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے اس کا یہی مفہوم اختیار فرمایا ہے لہٰذا قرآنی احکام کی تشریح کوئی شخص اپنی مرضی سے نہیں کر سکتا وہاں بھی آپ ﷺ کے ارشادات اور سُنت ہی حق ہے علاوہ ازیں جو بھی حکم آپ ﷺ کی ذات سے ثابت ہو وہ قرآن کی طرح ہی واجب التعمیل ہوگا ذرا منکرین حدیث غور فرما لیں نیز حدیث کو کم اہم سمجھنے والوں کے لیے بھی لمحہ فکریہ ہے۔

نظامِ باطل سے انکار

مالِ فی اگرچہ عام فقراء کے لیے ہے مگر اولیت ان مہاجرین فقرا کو ہے جو اپنے گھروں اور اموال سے محض اس لیے محروم کر دیئے گئے کہ وہ اللہ کی رضامندی کے طالب تھے اور کفار کے بنائے ہوئے باطل نظام کو قبول کرنے سے انہوں نے انکار کر دیا اور اللہ کے دین پر عمل پیرا ہونے کے جرم میں ہجرت کرنا پڑی یہ سب کچھ برداشت کر کے وہ اللہ کے دین اور اللہ کے رسول ﷺ کے معاون و مددگار رہے یہی لوگ جہان میں سچے ہیں۔

عظمتِ صحابہؓ کا منکر کافر ہے

جب کتاب اللہ نے ان کے صادق ہونے کی گواہی دی تو اب ان کی ذات پر الزام تراشی کرنے والا یا ان کی دیانت و امانت اور صدق میں شبہ کرنے والا یا مثل روافض ان پر الزام لگانے والا منکر قرآن ہوگا۔ جبکہ مفسرین کرام کے مطابق ان کا درجہ رسول اللہ ﷺ کے نزدیک یہ تھا کہ اپنی دعاؤں میں ان کا وسیلہ دیا کرتے تھے۔

فضائل انصار

یا پھر وہ لوگ جو اپنے گھروں میں مقیم تھے یعنی انصار اور ایمان پر پختہ تر تھے انہوں نے ہجرت کر کے آنے والوں سے محبت کا حق ادا کر دیا اپنے گھروں اور اموال میں انہیں شریک کر لیا اور جب کبھی مہاجرین کو کوئی نعمت دی گئی کبھی ان کے دلوں میں اس کے خلاف کوئی بات نہ آئی اگرچہ یہ ثابت ہے کہ بعد فتوحات اور فراخی کے مہاجرین نے بھی انصار کو دینے میں کسر نہ چھوڑی مگر یہ باہمی محبت کا معاملہ تھا دلوں میں کوئی ناگوار بات کسی طرف سے نہ تھی بلکہ انصار کی کیفیت یہ تھی کہ اگر خود حاجتمند ہوتے پھر بھی ایثار کرتے اور دوسروں کی حاجت روائی ضرور کرتے جس کے بدلے میں اللہ نے ان کے دل لالچ سے آزاد کر دیئے تھے اور جس کے دل سے لالچ نکال دیا گیا گویا اس نے دو عالم کی کامیابی حاصل کر لی۔

اُمّتِ مرحومہ کے تین طبقے

اور تیسرا طبقہ وہ جو اُن کے بعد آنے والے لوگ ہیں جو اپنی ہر دُعا میں جہاں اپنی بخشش چاہتے ہیں وہاں یہ دُعا بھی کرتے ہیں کہ ہم سے پہلے گزرنے والے ان کامل الایمان لوگوں کی بخشش فرما اور ہمارے دلوں میں کوئی ناگوار بات پیدا نہ ہونے دے جو اُن کی شان کے خلاف ہو کہ اے پروردگار تو نرمی والا اور رحم کرنے والا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جب دُور دراز تک ممالک فتح فرمائے تو بعد میں آنے والے مسلمانوں کے فائدے کے لیے ان ممالک کی زمینیں تقسیم نہ فرما کر بیت المال میں داخل کر دیں تاکہ حکومت اسلامیہ مالی اعتبار سے مضبوط رہے اور آنے والوں کو بھی فلاحی ریاست میسر ہو۔ نیز یہ بات بھی طے ہو گئی کہ اُمت کے تین طبقے ہیں اوّل مہاجرین دوم انصار اور تیسرے قیامت تک آنے والے وہ مسلمان ہیں جن کے دل ان کی عظمت و محبت سے سرشار ہوں گے۔ قرطبی نے اس آیت سے محبت صحابہؓ کے واجب ہونے کا لکھا ہے اور حضرت امام مالکؒ فرماتے تھے کہ جو شخص مہاجرین اور انصار کی عظمت میں شبہ کرے وہ مالِ فئ سے حصہ نہیں لے سکتا اور جسے اس قابل نہ سمجھا جائے اس کا ایمان ہی مشکوک ہو گیا۔

فضیلتِ مدینہ منورہ

نیز انصارؓ کے ساتھ حضرت امام مالکؒ فرماتے ہیں کہ مدینہ منورہ دنیا میں واحد شہر ہے جو صرف ایمان کے زور پہ فتح ہوا باقی سب جہاد سے فتح ہوئے حتیٰ کہ مکہ مکرمہ بھی۔

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ نَافَقُوا يَقُولُونَ لِإِخْوَانِهِمُ
الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ لَئِنْ
أُخْرِجْتُمْ لَنَخْرُجَنَّ مَعَكُمْ وَلَا نُطِيعُ فِيكُمْ
أَحَدًا أَبَدًا وَإِنْ قُوتِلْتُمْ لَنَنْصُرَنَّكُمْ
وَاللَّهُ يَشْهَدُ إِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ (۱۱)
لَئِنْ أُخْرِجُوا لَا يَخْرُجُونَ مَعَهُمْ وَلَئِنْ
قُوتِلُوا لَا يَنْصُرُونَهُمْ وَلَئِنْ نَصَرُوهُمْ
لَيُوَلُّنَّ الْأَدْبَارَ ثُمَّ لَا يُنْصَرُونَ (۱۲)
لَأَنْتُمْ أَشَدُّ رَهْبَةً فِي صُدُورِهِمْ مِنَ
اللَّهِ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَا يَفْقَهُونَ (۱۳)
لَا يُقَاتِلُونَكُمْ جَمِيعًا إِلَّا فِي قُرًى مُحَصَّنَةٍ
أَوْ مِنْ وَرَاءِ جُدُرٍ بَأْسُهُمْ بَيْنَهُمْ شَدِيدٌ
تَحْسَبُهُمْ جَمِيعًا وَقُلُوبُهُمْ شَتَّىٰ ذَٰلِكَ
بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَا يَعْقِلُونَ (۱۴)
كَمَثَلِ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ قَرِيبًا ذَاقُوا
وَبَالَ أَمْرِهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ (۱۵)
كَمَثَلِ الشَّيْطَانِ إِذْ قَالَ لِلْإِنْسَانِ اكْفُرْ
فَلَمَّا كَفَرَ قَالَ إِنِّي بَرِيءٌ مِنْكَ إِنِّي أَخَافُ
اللَّهَ رَبَّ الْعَالَمِينَ (۱۶)
فَكَانَ عَاقِبَتَهُمَا أَنَّهُمَا فِي النَّارِ خَالِدَيْنِ
فِيهَا وَذَٰلِكَ جَزَاءُ الظَّالِمِينَ (۱۷)

کیا تم نے اُن منافقوں کو نہیں دیکھا جو اپنے کافر بھائیوں سے
جو اہلِ کتاب ہیں کہا کرتے ہیں کہ اگر تم جلاوطن کئے گئے تو ہم بھی
تمہارے ساتھ نکل چلیں گے اور تمہارے بارے میں کبھی کسی کا کہا نہ
مانیں گے۔ اور اگر تم سے جنگ ہوئی تو تمہاری مدد کریں گے۔
مگر خدا ظاہر کئے دیتا ہے کہ یہ جھوٹے ہیں (۱۱)
اگر وہ نکالے گئے تو یہ اُنکے ساتھ نہیں نکلیں گے اور اگر اُن سے جنگ
ہوئی تو اُنکی مدد نہیں کرینگے۔ اور اگر مدد کرینگے تو پیٹھ پھیر کر بھاگ
جائیں گے پھر اُن کو (کہیں سے بھی) مدد نہ ملے گی (۱۲)
(مسلمانو) تمہاری ہیبت اُن لوگوں کے دلوں میں خدا سے
بھی بڑھ کر ہے۔ یہ اس لئے کہ یہ سمجھ نہیں رکھتے (۱۳)
یہ سب جمع ہو کر بھی تم سے (بالمواجہہ) نہیں لڑ سکیں گے مگر
بستیوں کے قلعوں میں (پناہ لیکر) یا دیواروں کی اوٹ میں (مستور)
ہو کر اُنکا آپس میں بڑا رعب ہے۔ تم شاید خیال کرتے ہو کہ یہ اکٹھے (اور ایک جان)
ہیں مگر اُنکے دل پھٹے ہوئے ہیں۔ یہ اسلئے کہ یہ بےعقل لوگ ہیں (۱۴)
اُنکا حال اُن لوگوں کا سا ہے جو اُن سے کچھ ہی پیشتر اپنے کاموں کی
سزا کا مزا چکھ چکے ہیں اور (ابھی) اُنکے لئے دکھ دینے والا عذاب (تیار) ہے (۱۵)
(منافقوں کی) مثال شیطان کی سی ہے کہ انسان سے کہتا رہا کہ
کافر ہو جا۔ جب وہ کافر ہو گیا تو کہنے لگا کہ مجھے تجھ سے کچھ
سروکار نہیں۔ مجھ کو تو خدائے رب العالمین سے ڈر لگتا ہے (۱۶)
تو دونوں کا انجام یہ ہوا کہ دونوں دوزخ میں (داخل ہوئے)
ہمیشہ اس میں رہیں گے۔ اور بےانصافوں کی یہی سزا ہے (۱۷)

11. Hast thou not observed those who are hypocrites, (how) they tell their brethren who disbelieve among the People of the Scripture: If ye are driven out, we surely will go out with you, and we will never obey anyone against you, and if ye are attacked we verily will help you. And Allah beareth witness that they verily are liars.

12. (For) indeed if they are driven out they go not out with them, and indeed if they are attacked they help not, and indeed if they had helped them they would have turned and fled, and then they would not have been victorious.

13. Ye are more awful as a fear in their bosoms than Allah. That is because they are a folk who understand not.

14. They will not fight against you in a body save in fortified villages or from behind walls. Their adversity among themselves is very great. Ye think of them as a whole whereas their hearts are divers. That is because they are a folk who have no sense.

15. On the likeness of those (who suffered) a short time before them, they taste the ill-effects of their conduct, and theirs is the painful punishment.

16. (And the hypocrites are) on the likeness of the devil when he telleth man to disbelieve, then, when he disbelieveth saith: Lo! I am quit of thee. Lo! I fear Allah, the Lord of the Worlds.

17. And the consequence for both will be that they are in the Fire, therein abiding. Such is the reward of evildoers.

اسرار و معارف

آپ ﷺ تو دیکھ رہے ہیں اور ہر مخاطب سمجھ رہا ہے کہ منافقین اپنے یہودی دوستوں کو کہتے ہیں کہ اگر

تم پر مصیبت آئی تو ہم تمہارا ساتھ دیں گے تمہیں ملک بدر وہ کر سکے گا جو تمہارے ساتھ ہمیں بھی نکال باہر کرنے کی طاقت رکھتا ہو اور تمہارے معاملے میں ہم کسی کا مشورہ قبول نہ کریں گے ۔ حتیٰ کہ اگر تمہارے ساتھ جنگ ہوئی تو ہم تمہارا ساتھ دیں گے مگر اللہ اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ یہ جھوٹے ہیں کہ منافق نہ کسی کا دوست ہوتا ہے اور نہ کسی سے سچی بات کرتا ہے اس لیے اگر ان کفار کو کبھی ملک بدر ہونا پڑا تو یہ ان کا ساتھ نہ دیں گے اور اگر ان سے جنگ ہوئی تو اوّل تو یہ ان کا ساتھ ہی نہ دیں گے اگر دیا تو بہت جلد بھاگ کھڑے ہوں گے کہ منافق اپنے مفادات نہیں چھوڑ سکتا چہ جائیکہ وہ جان قربان کرنے لگے چنانچہ یہودیوں کو بے یار و مددگار چھوڑ دیں گے ۔

منافقین کے دل میں اللہ کا خوف نہیں بلکہ یہ مسلمانوں سے زیادہ ڈرتے ہیں تب ہی تو دل میں ایمان نہ ہونے کے باوجود زبان سے اعلان نہیں کرتے یہ سب سے بڑی بے وقوف قوم ہیں یا سب سے جاہل طبقہ ہے اور یہ لوگ مسلمانوں سے مقابلے کی تاب نہیں رکھتے اگر موقع آیا تو قلعوں کی اوٹ یا رکاوٹوں کے پیچھے چُھپ کر لڑنے کی کوشش کریں گے مگر ہاں آپس میں ایک دوسرے سے خوب لڑتے ہیں اور بظاہر متحد نظر آنے والے یہ لوگ اندر سے سب الگ الگ ہیں ان کے دل جدا جدا ہیں اس لیے یہ بے عقل قوم ہیں ۔

آج کا کافر و منافق بھی ایسا ہی ہے

اور یہ بات آج کے کافر و منافق پر بھی صادق آتی ہے امریکہ نے بہ ممالک ساتھ ملا کر عراق پر حملہ کیا لیکن ہوائی جہازوں سے بمباری کرتا رہا زمین پر پاؤں رکھنے کی جرأت نہ کی اور بظاہر متحد تمام مغربی ممالک اندرونی اقتصادی جنگ جاری رکھے ہوئے ہیں۔

ان سے پہلے کفار نے ماضی قریب میں اپنے کرتوتوں کا بدلہ پا لیا اہل مکہ نے بھی اور یہود بنی قینقاع نے بھی اور دنیا کی ذلت کے بعد ان کے لیے بہت دردناک عذاب بھی ہے ان کی مثال شیطان کی سی ہے کہ انسانوں کو اللہ کی نافرمانی اور کفر پر ورغلاتا ہے اور جب وہ کر بیٹھے تو کہتا ہے کہ میں تمہارے ساتھ شامل نہیں ہوں میں اللہ سے ڈرتا ہوں یہ ایک اور جھوٹ بولتا ہے اس پر پہلے بات ہو چکی نیز آخرت میں بھی ایسا ہی کہے گا لیکن انجام دونوں کا یعنی کافر و منافق اور شیطان سب کا یہ ہو گا کہ دوزخ میں ڈالے جائیں گے جہاں ہمیشہ رہیں گے اور ظالموں کی یہی سزا ہے ۔

رکوع نمبر ۶ آیات ۱۸ تا ۲۴

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۸﴾

اے ایمان والو! خدا سے ڈرتے رہو اور ہر شخص کو دیکھنا چاہیے کہ اُس نے کل (یعنی فردائے قیامت) کیلئے کیا سامان بھیجا ہے اور ہم پھر کہتے ہیں کہ خدا سے ڈرتے رہو بیشک خدا تمہارے سب اعمال سے خبردار ہے ﴿۱۸﴾

18. O ye who believe! Observe your duty to Allah. And let every soul look to that which it sendeth on before for the morrow. And observe your duty to Allah! Lo! Allah is informed of what ye do.

وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ نَسُوا اللّٰهَ فَاَنْسٰىهُمْ اَنْفُسَهُمْ ۭ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۱۹﴾

اور اُن لوگوں جیسے نہ ہونا جنہوں نے خدا کو بھلا دیا تو خدا نے انہیں ایسا کر دیا کہ خود اپنے تئیں بھول گئے۔ یہ بدکردار لوگ ہیں ﴿۱۹﴾

19. And be not ye as those who forgot Allah, therefore He caused them to forget their souls. Such are the evil-doers.

لَا يَسْتَوِيْٓ اَصْحٰبُ النَّارِ وَاَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۭ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ هُمُ الْفَاۗىِٕزُوْنَ ﴿۲۰﴾

اہل دوزخ اور اہل بہشت برابر نہیں۔ اہل بہشت تو کامیابی حاصل کرنے والے ہیں ﴿۲۰﴾

20. Not equal are the owners of the Fire and the owners of the Garden. The owners of the Garden, they are the victorious.

لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰي جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ۭ وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۲۱﴾

اگر ہم یہ قرآن کسی پہاڑ پر نازل کرتے تو تم اُس کو دیکھتے کہ خدا کے خوف سے دبا اور پھٹا جاتا ہے۔ اور یہ باتیں ہم لوگوں کے لئے بیان کرتے ہیں تاکہ وہ غور کریں ﴿۲۱﴾

21. If We had caused this Qur'ân to descend upon a mountain, thou (O Muhammad) verily hadst seen it humbled rent asunder by the fear of Allah. Such similitudes coin We for mankind that haply they may reflect.

هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ﴿۲۲﴾

وہی خدا ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ پوشیدہ اور ظاہر کا جاننے والا۔ وہ بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے ﴿۲۲﴾

22. He is Allah, than Whom there is no other God, the Knower of the invisible and the visible. He is the Beneficent, the Merciful.

هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ۭ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۲۳﴾

وہی خدا ہے جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ بادشاہ (حقیقی) پاک ذات (ہر عیب سے) سلامتی امن دینے والا نگہبان غالب زبردست بڑائی والا۔ خدا اُن لوگوں کے شریک مقرر کرنے سے پاک ہے ﴿۲۳﴾

23. He is Allah, than Whom there is no other God, the Sovereign Lord, the Holy One, Peace, the Keeper of Faith, the Guardian, the Majestic, the Compeller, the Superb. Glorified be Allah from all that they ascribe as partner (unto Him)!

هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَاۗءُ الْحُسْنٰى ۭ يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۲۴﴾ ع

وہی خدا (تمام مخلوقات کا) خالق۔ ایجاد و اختراع کرنیوالا صورتیں بنانیوالا اسکے سب اچھے سے اچھے نام ہیں۔ جتنی چیزیں آسمانوں اور زمین میں ہیں سب اسکی تسبیح کرتی ہیں۔ اور وہ غالب حکمت والا ہے ﴿۲۴﴾

24. He is Allah, the Creator, the Shaper out of naught, the Fashioner. His are the most beautiful names. All that is in the heavens and the earth glorifieth Him, and He is the Mighty, the Wise.

اسرار و معارف

اب کلام مومنین کی طرف موڑتے ہوئے ارشاد ہوتا ہے کہ اے ایمان والو عظمتِ الٰہی کو ہمیشہ دھیان میں

رکھو اور ایمان وعمل ہجرت وجہاد سب اللہ کی رضا اور آخرت کی کامیابی کے لیے کیا جاتا ہے جس میں خلوص بنیادی شرط ہے لہٰذا یہ دیکھتے رہو کہ تم میں سے ہر ایک اپنے کل یعنی آخرت کے لیے کیا سامان روانہ کر رہا ہے کہ ہر عمل کا تعلق جہاں دنیا کے فائدے سے ہے وہاں اس پر آخرت کا اجر بھی مرتب ہوتا ہے اور آخرت مقصود ہے کہ اللہ کی رضا کا مظہر ہے لہٰذا وہ کام جس میں آخرت کی کامیابی ہو اور دنیا بھی سنورتی ہو بہت اچھا لیکن اگر آخرت کے لیے دنیا چھوڑنا بھی پڑے جیسے ہجرت جہاد وغیرہ تو مبارک ہے مگر کبھی دنیا کے حصول کی خاطر آخرت نہ چھوڑی جائے اور عظمت باری پیش نظر رہے اور یہ بھی جان لو کہ اللہ تمہارے ہر کام سے واقف ہے

یادِ الٰہی

ہاں خلوص دل کا عمل ہے اور یہ اللہ کی یاد اور اللہ کے ذکر سے نصیب ہوگا لہٰذا ان لوگوں جیسے مت ہو جانا جنہوں نے اللہ کی یاد بھلا دی جس کے نتیجے میں انہیں اپنے بھلے برے کی تمیز بھی نہ رہی اور وہ اللہ کی نافرمانی میں مبتلا ہو گئے جو ان کو دوزخ میں ڈالنے کا باعث بن گئی یاد رکھو دوزخ میں جانے والوں کو بھلا اہل جنت سے کیا برابری کہ دوزخی ذلیل جبکہ اہل جنت سرفراز ہونگے کہ انہوں نے عظمت الٰہی کو جانا اور اگر یہ قرآن جو معرفت الٰہی اور عظمت باری کا بیان کرنے والا ہے پہاڑوں پر نازل کیا جاتا یعنی اگر وہ شعور جو قرآن عطا کرتا ہے انہیں نصیب ہوتا تو ہیبت الٰہی سے لرز اٹھتے اور ریزہ ریزہ ہو جاتے برداشت نہ کر پاتے ایسی مثالیں انسانوں کے لیے باعث تفکر ہیں کہ اپنی حالت پر غور فکر کریں۔

اللہ وہ عظیم ہستی ہے جس کے علاوہ کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں وہ ہر راز کو جانتا ہے اور ہر ظاہر بات سے باخبر ہے اور بہت بڑا مہربان ہے کہ درگزر فرماتا ہے اور بہت بڑا رحم کرنے والا ہے کہ اطاعت پہ اجر عطا فرمائے گا۔

وہ اور صرف وہ ایسا ہے جس کے علاوہ کوئی بھی مرکزِ امید نہیں بن سکتا صرف اسی کی عبادت کی جائے گی وہ حقیقی بادشاہ ہے ہر عیب سے پاک اور وہی سلامتی کا مرکز ہے اور وہی امن دینے والا ہے وہی سب کو پناہ میں لینے والا ہے کہ وہ بہت زبردست اور غالب ہے نیز بہت ہی عظمت والا ہے اور مشرکوں کی رائے سے یکسر بلند واحد و لاشریک ہے بھلا اس کا شریک کون ہو سکتا ہے کہ اس کے علاوہ ہر کوئی تو اس کی مخلوق ہے اور وہ اکیلا پیدا کرنے والا پھر جیسا چاہے ایسا پیدا کرے اور جیسی چاہے ویسی شکل عطا کرے تمام پاکیزہ اور عیوب و نقائص سے پاک نام صرف اسی کے ہیں جو کچھ بھی آسمانوں اور زمین میں ہے ہر شے اس کی پاکی بیان بھی کرتی ہے اور اپنے حال سے اس کی پاکیزگی اور تقدس پہ گواہ بھی ہے کہ وہ زبردست ہے اور حکمت والا ہے۔